ڈاکٹر صالح بن فوزان
مترجم: قاری مصطفیٰ راسخ☆

عورت کی جسمانی زیب وزینت کے اَحکام

زیب وزینت کے حوالے سے عورتوں کیلئے مخصوص خصائل فطرت پر عمل کرنا اَز حد ضروری ہے، جیسے پابندی کے ساتھ ناخن کاٹنا اوران کی صفائی رکھنا، کیونکہ ناخن کاٹنا سنت ِنبوی ﷺ ہے جس پر اہل علم کا اجماع ہے، اور یہ احادیث میں وارد خصائل فطرت میں سے بھی ہے۔ ناخن کاٹنے میں حسن ونظافت، جب کہ لمبے چھوڑ دینے میں بدشکلی اور خونخوار درندوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ لمبے ناخنوں کے نیچے میل جمع ہوجاتی ہے اور یہ نیچے تک پانی پہنچنے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ بعض مسلمان عورتیں، غیر مسلم خواتین کی تقلید کرتے ہوئے اور سنت سے جہالت کی وجہ سے لمبے ناخن رکھنے کی وبا میں مبتلا ہیں۔ العیاذ باللہ

عورت کیلئے زیر ناف اور زیر بغل بالوں کی صفائی کرنا مسنون ہے۔ [صحیح مسلم:۲۶۱] اس میں حدیث پر عمل بھی ہے اور حسن وجمال بھی۔ بہتر ہے کہ ہر ہفتہ یہ عمل انجام دیا جائے ورنہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑا جائے۔

① سر مونڈوانے کی حرمت

مسلمان عورتوں کیلئے سر کے بال لمبے رکھنا واجب ہے اور بلا عذر وضرورت سر مونڈوانا حرام ہے۔ سعودی عرب کے مفتی عام فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عورتوں کیلئے سر کے بال مونڈنا جائز نہیں ہے، کیونکہ امام نسائی رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: « نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا » [سنن النسائي: ۵۰۵۲] ''نبی کریم ﷺ نے عورت کو سر مونڈنے سے منع کیا ہے۔ ان احادیث میں نبی کریم ﷺ سے نہی ثابت ہوچکی ہے اور نہی تحریم پر دلالت کرتی ہے اگر اس کی کوئی روایت معارض نہ ہو۔ ملا علی قاری المرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: ''عورت کیلئے سر کے بال مونڈنا اس لئے حرام ہے اس لئے کہ عورتوں کی مینڈھیاں ہیئت اور حسن و جمال میں مردوں کی داڑھی کی مانند ہیں۔''

[مجموع فتاویٰ فضیلة الشیخ محمد إبراهیم:۴۹/۲]

☆ فاضل کلیة القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

④ سر کے بال کاٹنے کا حکم

اگر مقصدِ زینت کے بغیر فقط ضرورت کی وجہ سے بال کاٹے جائیں مثلاً زیادہ لمبے ہو جائیں اور ان کو سنوارنا مشکل ہو جائے وغیرہ تو بقدرِ ضرورت کاٹ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ترکِ زینت اور لمبے بالوں سے استغنا کی بنا پر بعض اُمہات المومنین ایسے کرلیا کرتی تھیں۔

اگر بال کاٹنے کا مقصد کافر و فاسق عورتوں یا مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہو تو بلا شک یہ حرام عمل ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عمومی طور پر کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [مجمع الزّوائد] اور اگر مقصد زیب و زینت ہو تو غالب امکان یہی ہے کہ یہ عمل تب بھی ناجائز ہے۔

الشیخ محمد امین الشنقیطی رحمہ اللہ، اضواء البیان میں فرماتے ہیں:

''متعدد مسلم ممالک میں عورتوں کا اپنے سر کے بالوں کو جڑوں کے قریب تک کاٹ لینے کا جو رواج عام ہو چکا درحقیقت یہ فرنگی طرزِ زندگی ہے جو مسلمان عورتوں اور اسلام سے قبل عرب عورتوں کے طریقہ کے خلاف ہے، یہ رواج ان عمومی انحرافات میں سے ہے جو دین، تخلیق، اخلاق اور کردار کو متاثر کر رہا ہے۔''

پھر اس حدیث« أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ يَأْخُذْنَ مِنْ رُؤُوْسِهِنَّ حَتَّى تَكُوْنَ كَالْوَفْرَةِ » [صحیح مسلم: ۳۲۰] ''بے شک نبی کریم ﷺ کی بیویاں اپنے سروں کے بال کاٹ لیتی تھیں حتیٰ کہ کانوں تک لمبے ہو جاتے۔'' کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''ازواجِ مطہرات نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اپنے بالوں کو کاٹا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں وہ زیب و آرائش کیا کرتی تھیں اور ان کی زینت میں سب سے خوبصورت چیز اُن کے بال ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان کیلئے خاص حکم ہے جس میں دُنیا کی کوئی عورت ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتی اور وہ حکم خاص اُن کی نکاح کی اُمیدوں کا یکسر ختم ہو جانا ہے اور کسی غیر سے شادی کرنے سے مایوس ہو جانا ہے۔ آپ ﷺ کی موت کے بعد وہ گویا کہ معتدات (عدت گزارنے والیاں) تھیں۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴾ [الأحزاب:۵۳]

''نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔''

مردوں سے بالکل مایوسی بسا اوقات زینت سے متعلقہ بعض چیزوں کی حلت کی رُخصت کا سبب بن

جاتی ہے، جو اس سبب کے علاوہ حلال نہیں ہوسکتیں۔ [أضواء البيان: ٥/٥٩٨تا٦٠١]

* عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بالوں کی حفاظت کرے، ان کو پوری توجہ دے اور ان کی مینڈھیاں بنالے، بالوں کو سر پر یا گدی کی جانب جمع کرلینا جائز نہیں ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ: ٢٢/١٤٥ میں فرماتے ہیں:

''جیسا کہ بعض آبرو باختہ کرتی ہیں کہ کندھوں کے درمیان لٹکتی ہوئی ایک ہی مینڈھی بنالیتیں ہیں۔''

سعودی عرب کے مفتی شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''عصر حاضر کی بعض مسلمان خواتین نے جو رواج اپنایا ہوا ہے کہ سر کے تمام بالوں کو کنگھی کر کے (دائیں یا بائیں) ایک ہی جانب کرلینا، گدی کی جانب بالوں کو جمع کرنا یا فرنگی عورتوں کی مانند سر پر بالوں کو جمع کرلینا، یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُما: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ، عَارِيَاتٌ، مَائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا»

[صحيح مسلم: ٢١٢٨]

''اہل جہنم کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا: پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے، دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، میل ہونے والیاں اور میل کرنے والیاں، ان کے سر دبلے پتلے بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند ہوں گے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو کو پائیں گی۔ باوجودیکہ اس کی خوشبو لمبی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی۔''

بعض علماء نے « مائلات مميلات » کی تفسیر 'ٹیڑھی مانگ نکالنا' کی ہے۔ جو فواحشہ کی علامت ہے اور فرنگیوں کی نشانی ہے اور مسلمان عورت کیلئے ان کے نقش قدم پر چلنا جائز نہیں ہے۔

[مجموع فتاویٰ: ٢/٤٧، وانظر: الإيضاح والتبيين للشيخ حمود التويجري: ص٨٥]

③ مصنوعی بال اور وِگ لگانے کا حکم

جس طرح مسلمان عورت کیلئے بلاضرورت اپنے سر کے بالوں کو مونڈنا یا کاٹنا منع ہے اسی طرح اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال ملانا یا زیادہ کرنا بھی منع ہے۔ صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: « لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ » ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں) پر لعنت فرمائی۔'' کیونکہ اس میں جھوٹ ہے۔ ایسے ہی اس زمانے میں معروف 'وِگ' لگانا بھی حرام ہے۔ بخاری و مسلم وغیرہ میں مروی ہے کہ

سیدنا اَمیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ آنے پر تقریر کی اور دورانِ تقریر بالوں کا گولا یا بالوں کا گچھا نکال کر فرمایا:

''تمہاری عورتوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنے سروں میں اس جیسے (بال) لگاتی ہیں، حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: « مَا مِنْ اِمْرَأَةٍ تَجْعَلُ فِيْ رَأسِهَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا اِلَّا كَانَ زُوْرًا» [صحيح ابن حبان:۵۴۸۶]

''جو بھی عورت اپنے سر میں اپنے بالوں کے علاوہ بال لگاتی ہے، وہ جھوٹ اور فریب ہے۔''

وِگ بھی مصنوعی بالوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جو سر کے بالوں کے مشابہ ہوتا ہے، لہٰذا اس کے لگانے میں بھی دھوکہ اور مکر وفریب ہے۔

④ اَبرو کے بال صاف کرنے کا حکم

مسلمان عورت پر اپنے اَبرووں کے بالوں کو مونڈنا، کاٹنا یا بال صفا جیسے کیمیکل سے سارے یا کچھ بال ختم کرنا حرام ہے، کیونکہ یہی وہ عملِ نمص ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے، اور ایسا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے:

« لَعَنَ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ » [صحيح ابن حبان:۵۴۸۰]

''نبی کریم ﷺ نے بال اکھڑوانے والی اور اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔''

یہ دراصل اللہ کی تخلیق میں تبدیلی ہے جس کی شیطان نے قسم کھائی تھی، قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ ﴾ [النساء:۱۱۹]

''اور ان سے کہوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔''

صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

« لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ» [صحيح البخاري:۵۹۳۱]

''اللہ تعالیٰ نے جسم گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر، بال اُکھیڑنے والیوں اور اُکھڑوانے والیوں پر اور حسن کیلئے دانتوں کو کشادہ کرکے اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت فرمائی۔''

پھر اس کے بعد انہوں نے فرمایا:

''کیا میں بھی ان پر لعنت نہ کروں جن پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی اور قرآن مجید میں بھی ہمیں یہی حکم ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ [الحشر:۷]

''اور تمہیں جو کچھ رسول دے، لے لو اور جس سے روکے، رک جاؤ۔''

اس سنگین اور خطرناک وبا میں آج بے شمار عورتیں مبتلا ہوگئی ہیں، درحقیقت یہ ایک کبیرہ گناہ

ہے۔صورتِ حال یہ ہوگئی ہے کہ ابروؤں کے بال صاف کرنا روزمرہ کی ضروریات میں شامل ہوگیا ہے اگر کسی عورت کا خاوند اس کا حکم دے تو بھی اس کی اطاعت نہیں ہے، کیونکہ یہ معصیت اور گناہ کا کام ہے۔

⑤ دانت کشادہ کرنے کا حکم

مسلمان عورت پر حرام ہے کہ وہ حسن و جمال میں اضافے کیلئے اپنے دانتوں کو ریتی سے رگڑ کر کشادہ کرلے تاکہ دانتوں کے درمیان معمولی سی کشادگی پیدا ہوجائے اور وہ خوبصورت محسوس ہونے لگیں، لیکن اگر دانتوں میں تکلیف ہو یا کیڑا لگ گیا ہو جو آپریشن کا محتاج ہو تو تب اس تکلیف کے ازالے اور کیڑے کو ختم کرنے کیلئے اس کا علاج کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ علاج ہے، حسن کی نیت سے نہیں اور یہ علاج بھی مخصوص طبیب ہی کرتا ہے۔

⑥ اپنے جسم کو گودنا، الوشم (جسم میں سرمہ ڈلوانے) کا معنی اور حکم

عورت کیلئے جسم گود کر اس میں سرمہ بھرنا بھی حرام ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے، حدیث مبارکہ میں ہے:

« لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ »

''جسم کو کھود کر سرمہ ڈلوانے والی اور ڈالنے والی (دونوں) پر لعنت کی۔'' [صحيح البخاري:۵۹۳۱]

یہ حرام عمل ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ لعنت فقط کبیرہ گناہوں پر ہی ہوتی ہے۔

⑦ خضاب لگانا اور بالوں کو رنگنا

امام نووی رحمہ اللہ المجموع ۱/۳۲۴ میں فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی کے رنگ سے رنگنا مشہور احادیث کی وجہ سے شادی شدہ عورت کیلئے مستحب ہے۔

ان کا اشارہ ابوداؤد کی اس حدیث کی طرف ہے جس میں مذکور ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کا خضاب لگانے سے متعلق سوال کیا، انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن میں اس کو ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب رسول اللہ ﷺ اس کی بو کو ناپسند کرتے تھے۔

[سنن أبي داود:۴۱۶۴]

اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے نبی کریم ﷺ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے ہاتھ میں کتاب تھی، پس آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: « مَا أَدْرِيْ أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ » ''میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔'' تو اس

عورت نے کہا: بلکہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا« لَوْكَانَتِ امْرَأَةٌ لَغَيَّرَتِ أَظْفَارِكِ» اگر عورت ہے تو تجھے اپنے ناخنوں کا رنگ بدلنا چاہئے تھا (یعنی مہندی لگا کر)۔

[سنن أبو داؤد:۴۱۶۶]

لیکن ایسی چیز سے ناخنوں کونہیں رنگا جائے گا جو جلد پر جم جائے اور پانی اور ناخنوں کے درمیان رکاوٹ بن جائے جیسے نیل پالش وغیرہ۔

اگر عورت بوڑھی ہوچکی ہے تو کالے رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ سے اپنے بالوں کو رنگ سکتی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کالا رنگ لگانے سے منع کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین کے صفحہ ۶۲۶ پر باب باندھا ہے: نهى الرجل والمرأة عن خضاب شعرهما بالسواد اور المحموع میں فرماتے ہیں: ''کالے رنگ کی ممانعت میں مرد اور عورت کا کوئی فرق نہیں ہے۔''

اگر کوئی عورت اپنے کالے بالوں کو حضاب لگا کر ان کا رنگ بدلنا چاہتی ہے تو میری رائے کے مطابق یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ کالے بال ہی حسن و جمال کی علامت ہیں جن کا رنگ بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔

⑧ زیور پہننے کا حکم

عورت کیلئے سونے اور چاندی کے زیورات پہننا جائز ہے، جس پر علما کا اجماع ہے، لیکن غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے زیورات کو ظاہر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کو چھپا کر رکھے خصوصاً جب گھر سے باہر نکلے، کیونکہ اس میں فتنے کا ڈر ہے۔ عورت کیلئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے خفیہ زیورات کی آواز کوئی غیر محرم سنے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ﴾ [النور: ۳۱]

''اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔''

لہٰذا ظاہری زیورات کیسے جائز ہو سکتے ہیں؟

☆ ...... ☆ ...... ☆